سید محی الدین قطب ویلوری[*]

محمد سخاوت مرزا قادری (بی اے ایل ایل بی عثمانیہ)

حضرت سید محی الدین قطب ویلوری کا ۱۲۸۹ھ میں مدینہ منورہ میں انتقال ہوا۔ اور آپ جنت البقیع میں مدفون ہیں۔

اولاد:۔ آپ کے صرف ایک ہی صاحبزادے سید شاہ محمد قادری الملقب بہ رکن الدین ثانی تھے، جو ۱۲۶۹ھ میں پیدا ہوئے اور ۱۳۲۵ھ میں وفات پائی۔ آپ اپنے خاندانی گنبد میں مدفون ہیں آپ بھی بڑے عالم فاضل اور عارف باللہ منکسر المزاج اور مہمان نواز تھے آپ کے جد امجد مولانا ابو الحسن قربی نے مولانا محمد قاسم[1] نانوتوی بانی جامعہ دیوبند، سر سید احمد خاں بانی جامعہ علیگڈھ اور قیام ندوۃ العلماء سے ایک صدی قبل جنوبی ہند میں بمقام ویلور ۱۱۴۷ھ میں ادارہ علوم مشرقیہ کی بنا ڈالی تھی رکن الدین ثانی نے دارالعلوم لطیفیہ کی عالیشان عمارت تعمیر کی، اور اس ادارہ کو بڑی ترقی دی اس میں ہزارہا طلبا علم معقول و منقول سے بہرہ اندوز ہوئے۔ اور اس دارالعلوم کے قریب ایک عالیشان مسجد بھی بنوائی۔ محراب پر حسب ذیل کتبہ کندہ ہے۔[3]

رکن دیں مقتدائے اہل زمن
مسجدے چوں حرم بنا کردہ
بہر اعلام عابداں ہاتف
بانگ قد قامت الصلوٰۃ زدہ

۱۲۹۱ھ ۱۸۷۴ء

---

[*] اس مضمون کی پہلی قسط جولائی کے شمارے میں چھپی ہے۔

[1] اقطاب ویلور ص۶۵ [2] اقطاب ویلور ص۹۶ [3] اقطاب ویلور ص۶۹

آپ کو علمی خدمات کے صلے میں حکومت برطانیہ کی جانب سے ایک قیمتی تمغہ اور شمس العلما کا خطاب عطا ہوا تھا۔ حضرت قطب ویلوری کے آثار میں آپ کے اجداد اور خاندان کا عالیشان گنبد ہے جو ۱۲۴۵ھ میں تعمیر ہوا ہے اور "حضرت مکان" کے نام سے مشہور ہے۔

خلفاء قطب ویلوری؎ ؒ

آپ کے چھ لاکھ مرید تھے، جو تمام جنوبی ہندوستان اور بلاد شرقیہ مکہ معظمہ و مدینہ منورہ میں پھیلے ہوئے تھے۔ آپ کے پینتالیس خلفاء کا ذکر آپ کے خلیفہ مولانا عبدالرحیم ضیا نے اپنی تالیف مقالات طریقت میں کیا ہے۔

مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ میں :- علامہ شیخ محمد استنبولی ثم المکی۔ علامہ محمد خاں بدخشانی المدنی۔ صوفی سیّد جلال الدین محمد بن سید عبدالمجید یمنی۔ مولانا احمد بن مبارک سحری جیرانی از قبیلہ بنی سعد۔ مولوی سید احمد برادر زادہ سید اکبر ساکن سواد (سوات)۔ فاضل جلیل مولانا سید عبداللہ حسینی دہلوی ثم بھوپالی۔ حافظ سیّد عبداللہ عظیم آبادی۔

خاندان قطب ویلوری میں :- صاحبزادہ سید شاہ محمد رکن الدین سجادہ نشین۔ سید شاہ علی محمد عرف بڑے صاحب برادر خورد۔ سید شاہ محمد ہمشیرزادہ و داماد۔ سیّد فضل اللہ ہمشیرزادہ۔ علامہ سید شاہ میر، بنبیرہ ہمشیرہ خود۔ فقیہ بے مثل مولانا محی الدین المعروف بہ دیبلے محی الدین صاحب جگت استاد

میسور و بنگلور میں :- علامہ شاہ عبدالحی واعظ بنگلوری۔ علامہ سید شہاب الدین المعروف بہ حسن بادشاہ میسوری۔ محمد ابوبکر بنگلوری ثم نرناولی۔ شاہ عبدالرحیم ضیا مصنف مقالات طریقت اردو، حالات قطب ویلوری (حیدرآباد دکن)۔ مولوی عبداللہ مشاق، (حیدرآباد دکن) مؤلف جامع المظاہر (تلخیص ترجمہ اردو جواہر الحقائق مصنفہ قطب ویلوری مرشد خود) حاجی سید کریم اللہ نیلوری ثم حیدرآبادی

جنوبی ہند :- میر محی الدین ولد شاہ من اللہ مشائخ بالاکوٹ۔ سید ابوالحسن بیجاپوری ثم کپسلاوی شاہ ولی محمد اپو ویلوری۔ حاجی عبداللہ عرف سید شاہ عالم تاڑپتری۔ شاہ محمد یعقوب۔ سیّد عبدالقادر عرف قادر میاں۔ حافظ غلام محی الدین ولد حافظ عبدالقادر ناگوری۔ محمد عبدالعزیز۔ حاجی عبدالوہاب۔ مولوی عبدالقادر بلیاگھاٹی۔ سید مصطفیٰ ہمشیرزادہ شاہ ولی اللہ تھرنگری۔

؎ مقالات طریقت مؤلفہ عبدالرحیم ضیا

مولوی لعل محمد داماد اسد اللہ بیگ اپو دیلوری۔ حافظ حاجی محمد حنیف علامہ شیخ محمد ابن ابی بکر تریانگوری سید محمد ناگ پٹی۔ (ٹنگا پٹم)۔ مولانا عبدالرحمن فقیہ مدراسی۔ سید علی بخش بیض۔ غلام حسین متولی مسجد چندا صاحب (آرکاٹ) حاجی عبدالعزیز وانمباڑی (مدراس) سید شاہ ابراہیم محمد دائم مولوی محمد یوسف اماٹپنی۔ مولوی محمد میران تنکاسی۔ سید مرتضیٰ مدراسی۔ مولوی محمد علی ترکوری۔ حاجی شاہ محمد عرف یوسف وانمباڑی۔ مرزا محمد علی۔ نواب حاجی محمد داؤد خاں نبیرۂ الف خاں کرنولی۔

ان بزرگوں میں نہایت مشہور مولانا عبدالحی واعظ بنگلوری المتخلص بہ احقر متوفی ۱۳۰۱ھ مدرسۂ لطیفیہ ویلور کے فارغ التحصیل تھے۔ ایک سو بیس کتب کے مصنف ہیں۔ جن میں جنان السیر[۱] (سیرت نبوی) ۲۰ ہزار ابیات اور تین جلدوں پر مشتمل ہے۔ نیز فیض الباری شرح صحیح بخاری (تا باب عبادات) شرح سر الشہادتین[۲] (مصنفہ شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی) باب پنجم) حدیقۃ الابرار (مناقب اہل بیت) مصنفہ شیخ نور الحق محدث دہلوی۔ قلوب الاصفیہ منظوم ترجمہ تذکرۃ الاولیا مصنفہ فرید الدین عطار دو جلدوں میں۔ تذکرۃ المحدثین (چھ محدثین کے حالات) خلاصہ ترجمہ تاریخ الخلفا (بنوامیہ و عباسیہ) ترجمہ شرح سفر السعادت (حدیث) ضخیم۔ دلائل متبعہ در مذہب ابی حنیفہ۔ چہار گلشن (مذہب ائمہ مجتہدین) تحفۂ طرفین و ہدیۂ طریقین (معتقدین و مخالفین مولانا اسمٰعیل شہید) تنبیہ العوام (ردِّ شرک و بدعت)۔ شرح چہل حدیث بخاری۔ حقوق المومنین۔ دیوان لغت احقر) مطلع النور (در احوال اقطاب ویلور اردو منظوم)۔ رسالہ کلید معرفت (تصوف) نصرۃ التوحید (تصوف) تحفۃ المریدین (تصوف) غرض مولانا واعظ بنگلوری نے اسلام اور اردو کی بڑی خدمت کی۔

تصانیف :-

۱- احیاء التوحید	تصنیف	تقریباً	۱۲۴۳ھ	
۲- احیا السنۃ	"	"	"	
۳- تنبیہ الجاھلین (اردو)	مطبوعہ	"	"	
۴- صراط المومنین				
۵- اصل العلوم (اردو)				

---

[۱] جنان السیر مطبوعہ ۱۲۷۵ھ

[۲] کتاب سر الشہادتین شاہ عبدالعزیز کی طرف منسوب ہے۔ (مدیر)

۶- مکتوبات لطیفی۔ (فارسی)

۷- جواہر الحقائق[1] سنہ ۱۲۷۳ھ مطبوعہ مدراس۔ مولوی عبدالقادر خلف مولوی عبدالحی واعظ بنگلوری کا اس کے متعلق ایک قطعہ ہے۔

امام الوریٰ القطب الہمام المحقق | شیخ الشیوخ العارف قدوۃ العصر
علی رفیع القدر حبر و فیضہ | کشمس الضحیٰ والقمر فی لیلۃ البدر
سراج الہدیٰ عبداللطیف ہو اسمہ | دعی بمحی الدین علامۃ الدھر
فیشرب ارباب الحقائق کاسہ | لیحظی بہ لا حظ منہ لمنکر
تصفحت عن تاریخ تکمیل طبعہ | سمعت کذا من ہاتف صاحب الخبر
بلا مین ذاک لب علم الحقائق | فطوبیٰ لما صادقتہ غیر منکر

۱۲۷۴ھ

۸- فصل الخطاب فی الفرق بین الخطاء والصواب تصنیف ۱۲۷۷ھ مطبوعہ مدراس طبع دوم باضافہ و تحشیہ مفتی مخدوم حسینی جامعہ نظامیہ حیدرآباد دکن۔

۹- غائیۃ التحقیق۔ مطبوعہ مدراس ۱۲۷۹ھ

موضوع وحدۃ الوجود بجواب مولوی پیام پیٹی (مدراس)

۱۰- جواہر السلوک[2]۔ تصنیف ۱۲۸۱ھ۔ یہ تصوف کی نہایت معرکتہ آلارا تصنیف ہے

---

[1] جواھر الحقائق کا ایک نسخہ جو ۱۲۷۴ھ میں مطبع مظہر العجائب مدراس میں چھپا ہے، ہمارے پیش نظر ہے حضرت مصنف لکھتے ہیں کہ وہ اس کتاب کی تالیف و تسوید سے ۱۱ رجب ۱۲۷۳ھ میں فارغ ہوئے۔ یہ کتاب جیسا کہ حضرت قطب ویلوری شروع میں رقم فرماتے ہیں:۔

فوائدی ست چند در معرفتِ حق سبحانہ و توحیدِ وی تعالیٰ شانہ، و بیان کلماتِ رحمان و تبیان مخلوقاتِ یزدان و عوائد است بلند در حقیقت انسان کبیر و عالم صغیر و حصر مراتب اکوان و جمعیتِ مرتبہ انسان و کلماتی ست ارجمند حقیقت دنیائے دنی و منفعت و مضرتِ این عالم فانی و فنائے جسم ناسوت و بقائے جان۔۔۔۔الخ" مصنف محترم نے حضرات صوفیا کے وضاحتِ مطالب کے سلسلے میں بڑی کثرت سے حوالے دیئے ہیں، جن میں حضرت شاہ ولی اللہ خاص طور سے نمایاں ہیں۔ (مدیر)

[2] جواہر السلوک ۱۲۸۳ھ مطبع مظہر العجائب مدراس میں چھپی تھی۔ اور یہی نسخہ اس وقت ہمارے پیش نظر ہے۔ حضرت قطب ویلوری مصنف جواہر السلوک کتاب کے شروع میں فرماتے ہیں کہ (باقی حاشیہ صفحہ ۴۸ پر)

جو بایماء نواب امیرالدولہ (تقی حسین) مؤلف کوکب الغداۃ ترجمہ مشکوٰۃ المصابیح مصنفہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی تصنیف کی گئی تھی۔ یہ محققین صوفیاء حیدرآباد دکن میں بھی متداول رہی۔ مولانا برکات احمد ٹونکی استاد مولانا مناظر احسن گیلانی حیدرآباد سے لے گئے تھے۔ علامہ عبدالحی واعظ بنگلوری آپ کے خلیفہ نے اس کو نہایت مستند شل تصانیف ابن عربی و شیخ مہائمی وغیرہ قرار دیا ہے۔ اس میں شیخ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ کے حوالے بھی ہیں۔

۱۱۔ فصل الخطاب عن خطاء بین الخطاء والصواب مطبوعہ حیدرآباد کا نسخہ احقر کے کتب خانہ میں موجود ہے اس میں مدلل طور پر منکرین صوفیاء نے محققین پر کافی روشنی ڈالی ہے۔

"بعض مخالفین صوفیا کرام کا خیال ہے کہ کلمۂ توحید لاموجود الا اللہ نہیں بلکہ "لا معبود الا اللہ ہے" اس کلمہ سے غیر اللہ کے موجود ہونے کا نہیں بلکہ اللہ تعالےٰ کے ماسوا کسی کے الٰہ ہونے کی نفی کی گئی ہے۔" (فاران فروری ۱۹۶۲ء)

حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشتؒ خزانۂ جلالی میں ارشاد فرماتے ہیں۔

"التوحید غض الطرف عن الاکوان بشاہدۃ من ھو منزہ عن کل نقصان

چوں غیر حق ثابت شد حکم توحید ساقط شد" خزانۂ جلالی ورق ۱۱۱ قلمی۔

مولانا قطب دیلوریؒ نے شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی کا ایک قول نقل فرمایا ہے جو یہ ہے۔

"مہما ان شرع فی المقصود متوکلاً علی الملک المعبود، اذ ہو المقصود وہو المشہود، بل ہو الموجود فی دار الوجود، اسمع الحق من فم العیار (عطار) لیس فی الدار غیرہ دیار۔"

(بقیہ حاشیہ) یہ سلوک معنوی کے متعلق چند جواہر ہیں، جنہیں حروف و کلمات میں میں منسلک کر دیا گیا ہے اور چند بلند فوائد ہیں سیر و سفر انسانی کے بارے میں کہ اس کے ذریعہ وہ خفائے غیب سے جلوہ گاہ شہادت میں آتا ہے اس کے بعد حضرت مصنف لکھتے ہیں:۔ "ایں رسالہ ہمچو کچکول دریوزہ گران لبریز نوالہ ہائے گوناگوں ست و مانند مرقع درویشاں بہیئت اجتماعیہ قطعات بو قلمون، پس وجود مولف را درمیان نہ بیند و بیش از سفرہ چینی مرتبہ نہ نہند" اس کتاب میں حضرت مصنف نے اولیائے کرام کے اقتباسات کے علاوہ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب کی تصنیفات سے کافی "سفرہ چینی" کی ہے۔ چنانچہ شاہ صاحب کی کتاب "قول جمیل" مع اس کے اردو ترجمے کے (جو مولوی خرم علی بلہوری صاحب کا ہے) پوری کی پوری اس میں شامل ہے اس کے علاوہ شاہ صاحب کی دوسری کتابوں کے بھی حوالے دیئے گئے ہیں۔ (مدیر)

دوسرا قول آپ نے حضرت شاہ مولوی اسمٰعیل شہید دہلویؒ مصنف صراط المستقیم کا اپنی تائید میں درج فرمایا ہے " انبساط قیومیت حضرت حق بر بساط وجود قیام ایں حقائق متکثر بآں ذات موحدہ مدرک می گردد بمضمون ہو الاول والآخر والظاہر والباطن وہو بکل شئ محیط ..... ع

جسم خاک از عشق بر افلاک شد
کوہ در رقص آمد و چالاک شد

(ص ۸۳ - ۱۸۲ فصل الخطاب)

دوسرا اعتراض یہ کیا جاتا ہے کہ منصور حلاجؒ کا نعرہ ہر اعتبار سے لغو اور قابل مذمت ہے اور تصوف کے دامن پر سب سے زیادہ بدنما داغ ہے، غیرت توحید اس نعرے کو کسی طرح برداشت نہیں کر سکتی " (فاران فروری ۶۴ء)

حضرت قطب دیلوری نے فصل الخطاب میں بحوالہ شاہ ولی اللہ دہلوی مصنف الطاف القدس سے منکرین اولیاء اللہ کا آج سے سو سال قبل اس طرح جواب دیا ہے :-

" انانیت کبریٰ ، انانیت خاص انسان کامل را جارحہ خودمی سازد ، یعنی چنانچہ زبان زید کہ جارحہ زید است انا زید می گوید ، حالانکہ زبان زید نیست ، ہمچناں انسان کامل کہ جارحہ حق است ، در غلبہ حال انا الحق میگوید حالانکہ انسان کامل حق نیست ، دریں مقام صاحب گلشن راز می فرماید ؎

روا باشد انا الحق از درختے
چرا نبود روا از نیک بختے (فصل الخطاب)

(نیز ملاحظہ ہو قول حضرت مخدوم جہانیاں الدر المنظوم ص ۲۶۷ مطبوعہ - تذکرہ مخدوم جہانیاں قدس سرہٗ مؤلفہ احقر ص ۶۹ مطبوعہ حیدرآباد دکن ۶۲ء)

صوفی و تصوف

صوفی کا لفظ قرآن میں نہیں آیا ہے - مگر اس کے معنی مقرب کے ہیں - اور یہ تو ایک اصطلاح ہے اس میں اعتراض کی کیا بات ہے - شیخ شہاب الدین سہروردی فرماتے ہیں کہ " لیس فی القرآن اسم الصوفی و اسم الصوفی ترک و وضع المقرب للمقرب کما وضع اسم الشیخ للمرشد - لا یظن المترسم انہ المراد و یکون موافقا لما فی القرآن - (فصل الخطاب ص ۱۲۰)

" کہا ہے علم تصوف را ماخوذ از فلاسفہ گویند ، چہ صوفیہ ہمچو فلاسفہ ارواح و قلوب عقول و نفوس خوانند ۔"

نصاریٰ کی طرح مسلمان نماز میں سورۂ فاتحہ کے بعد آمین کہتے ہیں جو سنت ہے۔ حالانکہ یہ چیز نصاریٰ سے نہیں لی گئی ہے۔ اس طرح مسلمان اکثر دوسرے فرقوں کی طرح عالم کو حادث کہتے ہیں۔ حالانکہ یہ عقیدہ دوسرے فرقوں سے ماخوذ نہیں ہے۔ اسی طرح مسلمان سر کھلا رکھتے ہیں۔ سر منڈاتے ہیں۔ تو کیا یہ بت پرستوں کی تقلید ہے۔ کبھی یہ کہتے ہیں کہ مسئلہ وحدۃ الوجود آتش پرستوں سے ماخوذ ہے حالانکہ اہل سنن میں صوفیہ وجودیہ اور ائمہ متکلمین اس مسئلہ کے قائل ہیں بلکہ اکابر شیعہ میں خواجہ نصیر الدین طوسی، علامہ میبذی، صدرا شیرازی بھی ہو سکتا ہے بعض عقلمند آتش پرستوں نیز حکماء میں سے اس مسئلہ کے قائل ہوں۔ اس کے متعلق مختلف فرقوں کو اتفاق رائے ہے لیکن ہر رائے مستقل ہوا کرتی ہے نہ یہ کہ کسی سے مستعار لی جاتی ہے۔ اس متفق رائے کے مدنظر یہ کہ مسئلہ وحدۃ الوجود آتش پرستوں سے ماخوذ ہے، اس کی کوئی سند نہیں۔ بقول اللہ تعالیٰ ھاتوا برھانکم ان کنتم صادقین۔ (فصل الخطاب)

کبھی وحدۃ الوجود اور حقیقت وحدۃ الشہود کے بطلان کا دعویٰ کرتے ہیں۔ اور ان دونوں مسائل کو بدعت ضلالت کہتے ہیں۔ ترجمہ ایضاح الحق اس مقصد کا شاہد ہے۔ کبھی اس مسئلہ وجود کو متکلمین سے منسوب کرتے ہیں اور حادل کو وجودیہ سے۔ اور ان کی تکفیر اور تضلیل میں مشغول ہو جاتے ہیں۔ حالانکہ وجودیہ نے فرقۂ حلولیہ کی تکفیر کی ہے۔ اور غلو کرنے والے یہ نہیں سمجھتے کہ وجودیہ و شہودیہ اور متکلمین تینوں طبقے اہل سنن سے ہیں۔ کبھی مسائل وحدۃ الوجود و شہود تنزلات ستہ و صادر اول اور تجدد امثال وغیرہ کو بدعت سیہ کہتے ہیں، حالانکہ یہ بدعت واجبہ ہے۔ اور بقول بعض بدعت مندوبہ جس کا میں نے مقدمہ نہم میں ذکر کیا ہے۔ سند العلماء شاہ عبدالعزیز محدث نے لکھا ہے کہ مسئلہ وحدت وجود، مسئلہ اسرار سے ہے۔ شرائع اور ادیان اس مسئلہ کے جاننے پر موقوف نہیں ہے۔ بلکہ عوام کو اس مسئلہ کی تلقین کرنا گویا، الحاد کے دروازے کھول دینا ہے۔

بعض لوگ اشغال طریقہ قادریہ و چشتیہ اور نقشبندیہ وغیرہ کو بدعت ضلالت کہتے ہیں۔ جس کا معقول جواب مولوی خرم علی نے شفاء العلیل ترجمہ قول الجمیل مصنفہ مولانا شاہ ولی اللہ دہلوی نے دیا ہے اور کبھی اولیاء اللہ کے کیفیات سکر و بیخودی کے بارے میں استہزاً کہتے ہیں کہ یہ کیا واہیات اور خانہ خراب ہے۔ حالانکہ معتبر کتب اس کے تعریف میں بھری پڑی ہیں۔ امام ربانی مجدد الف ثانی نے مکتوب ایک سو اٹھارہویں میں لکھا ہے کہ میں نے جو کچھ علوم و اسرار اس طبقہ کے متعلق لکھے ہیں، وہ حالت ہوشیاری میں قلمبند کئے ہیں۔ بغیر کسی سکر کے حاشا و کلا۔ ایسی باتیں بنانے والے جو اس کیفیت سے کورے ہیں بہت ہیں۔ یہ ایسی باتیں بنا کر لوگوں کو گمراہ کرتے ہیں۔ انہیں علوم صوفیہ کی خبر نہیں۔ آگے چل کر فرماتے ہیں

کہ چند ناقص التحقیق اشخاص نے بس بعض احادیث یاد کرلیں اور احکام شرعیہ کو انہیں پر منحصر کرلیا ہے اور جو کچھ ان کو معلوم نہیں اس کی نفی کردی۔ ؎

چوں آں کرمے کہ در سنگے نہان است
زمین و آسمان او ہمان است

مولانا شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کی رائے میں شریعت اور ہے۔ اور فنا و بقا اور دوسرے مطالب صوفیہ شریعت ہی سے ماخوذ ہیں۔ چنانچہ اکابر اولیاء میں حضرت غوث الاعظم نے اپنے ملفوظات اور فتوح الغیب میں اور سند العلماء شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی نے تفسیر عزیزیہ میں اور مولوی اسمعیل دہلوی نے صراط المستقیم میں مطالب صوفیہ کو باطن شریعت فرمایا ہے۔

(فصل الخطاب ص ۱۰۶ - ۱۰۲ مطبوعہ

الحمد للہ العلی الاعظم والصلوٰۃ والسلام علی المظہر الاتم قائد الخلق الی الطریق الاقوم وعلی آلہ واصحابہ واولی المجد الافخم۔ اما بعد بر ضمائر ارباب بصائر مخفی نماند کہ دریں ایام غربت اسلام بعضے از برادران دین و عوام مسلمین باوجود قلت علم و دخل در علم علما ری دادند و قدم در اجتہاد و فقہا می نہادند و در خلاف مجتہدان والا شان و تفضیل بزرگان بلند مکان ہمچو ہفتاد و دو فرقہ مبتدعہ لب می کشادند و بکمال تعصب داد فساد و عنادمی دادند این خلافت و تفضیل ایشان منجر بتفریق کلمۂ مسلمین و باعث بر تنازع و جدال دریں دین متین گردید، اما حجۃ الاسلام محمد غزالی صاحب احیاء در ابواب مداخل شیطان می فرماید، انما حق العوام ان یومنوا ویسلموا ویشتغلوا العبادۃ لہم وبمعایشہم ویترکوا العلم الی العلماء فالعامی لو زنی او سرق کان خیراً لہٗ من ان یتکلم فی العلم فانہ من تکلم من غیر اتقان العلم فی دینہ وقع فی الکفر من حیث لا یدری کمن فی لجۃ البحر وہو لا یعلم السباحۃ ومکائد الشیطان فی ما یتعلق بالعقائد والمذاہب لا حصر لہا۔

(فصل الخطاب عن خطاء بین الخطاء والصواب)